رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا
(الہام حضرت مسیح موعود)

# الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

## فہرست مضامین


مدینۃ المسیح
الموعظۃ الحسنہ (اشاعت اسلام کیلئے کوشش کرو)
اخبار احمدیہ
تناسخ کے چکر میں باپ بیٹا بنگیا
کلام امام۔ مومن وہی ہے جو مسیح موعود کو قبول
مولوی محمد علی صاحب کی خوش اخلاقی کا تازہ ثبوت
ایک پیر کی کرتوت
محمد مسلم اہل حدیث داناپوری
مرزا کبیر احمدی کا مکالمہ
بمبئی میں ایک حنفی کو مولوی صاحب سے مباحثہ
فہرست نومبائعین
اشتہارات
ممالک غیر کی خبریں
ہندوستان




میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

جلد ۶ | ۲۳۔ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ء | سہ شنبہ | مطابق ۲۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۷ھ | نمبر ۲۴

## مدینۃ المسیح علیہ السلام

۲۱ ماہ حال کو لکھنؤ میں مسلمانان ہند کی ایک کانفرنس معاملات ٹرکی کے متعلق ہونیوالی تھی۔ اس کے سکرٹری صاحب کی طرف سے ۱۷ ستمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ایک دعوتی چٹھی موصول ہوئی۔ اس پر حضور نے باوجود ناسازی طبع کے ۱۸ ستمبر کو ایک نہایت زبردست مضمون لکھا۔ جو ۱۹۔ ستمبر کو رسالہ کی صورت میں چھپ گیا۔ اور اسی دن جناب مولوی شیر علی صاحب بی اے۔ جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب جناب شیخ یعقوب علی صاحب اور جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے (علیگ) بحیثیت حضرت خلیفۃ المسیح کے قائم مقام کے اُسے لیکر لکھنؤ روانہ ہو گئے آیندہ پرچہ میں ہم انشاء اللہ العزیز اس مضمون کو شائع کر دینگے۔

## الموعظۃ الحسنۃ

### اشاعت اسلام کے لئے کوشش کرو

اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔ اور دوسرا پہلو یہ ہے۔ کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔ اس پہلو میں مالی ضرورتوں اور امداد کی حاجت ہے۔ اور یہ سلسلہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسی ضرورتیں پیش آئی تھیں۔ اور صحابہ کی یہ حالت تھی کہ ایسے وقتوں پر بعض انہیں سے اپنا سارا ہی مال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیدیتے۔ اور بعض نے آدھا دیدیا۔ اور اسی طرح جہاں تک کسی سے ہو سکتا۔ فرق نہ کرتا۔ مجھے افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو اپنے ہاتھ میں بجز خشک باتوں کے اور کچھ بھی نہیں رکھتے۔ اور جنہیں نفسانیت اور خودغرضی سے کوئی نجات نہیں ملی۔ اور حقیقی خدا کا چہرہ ان پر ظاہر نہیں ہوا۔ وہ اپنے مذاہب کی اشاعت کی خاطر ہزاروں لاکھوں روپے دیدیتے ہیں۔ اور بعض اپنی زندگیاں وقف کر دیتے ہیں۔ عیسائیوں میں دیکھا ہے۔ کہ بعض عورتوں نے دس دس لاکھ کی وصیت کر دی ہے۔ پھر مسلمانوں کے لئے کسقدر شرم کی بات ہے۔ کہ وہ اسلام کے لئے کچھ بھی کرنا نہیں چاہتے یا نہیں کرتے۔ مگر خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے۔ کہ وہ اسلام کے روشن چہرہ پر

سے وہ حجاب جو پڑا ہوا ہے۔ دُور کر دے۔ اور اسی غرض کے لئے اس نے مجھے بھیجا ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ خدا ہے۔ اور مَر کر اس کے حضور ہی جانا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سال آئندہ کے انہیں دنوں میں ہم میں سے یہاں کون ہوگا۔ اور کون آگے چلا جائیگا۔ جبکہ یہ حالت ہے۔ اور یہ یقینی امر ہے۔ پھر کس قدر بد قسمتی ہوگی۔ اگر اپنی زندگی میں قدرت اور طاقت رکھتے ہوئے اس اصل مقصد کے لئے سعی نہ کریں۔ اسلام تو ضرور پھیلے گا۔ اور وہ غالب آئیگا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے۔ مگر مبارک ہونگے وہ لوگ جو اس اشاعت میں حصہ لینگے یہ خدا تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے۔ جو اس نے تمہیں موقع دیا ہے۔ یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ایچ ہے۔ اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے۔ جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ وہ اسی دنیا اور اسی زندگی سے شروع ہو جاتی ہے۔ اور اس کی تیاری بھی یہاں ہی ہوتی ہے۔

عرصہ ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھ پر ظاہر کیا تھا کہ ایک بہشتی مقبرہ ہوگا۔ گویا اس میں وہ لوگ داخل ہوں گے۔ جو اللہ تعالےٰ کے علم میں داخل وہ بہشتی ہیں۔ پھر اس کے متعلق الہام ہوا۔ اُنزل فیھا کل رحمۃ۔ اس سے کوئی نعمت اور رحمت باہر نہیں رہتی۔ اب جو شخص چاہتا ہے کہ وہ ایسی رحمت کے نزول کی جگہ میں دفن ہو۔ کیا عمدہ موقع ہے۔ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے۔ اور اللہ تعالےٰ کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم کرے۔ یہ صدی جس کے ۲۳ سال ابھی گذرنے کو ہیں گذر جائیگی۔ اور اس کے آخر تک جو دہ نسل ہے کوئی نہ رہے گا۔ اور اگر بخیل ہو کر رہا تو کیا فائدہ؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنا صدقہ پہلے بھیجو۔ یہ لفظ صدقہ کا صدق سے لیا گیا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی کامل نمونہ اپنے صدق اور اخلاص کا نہیں دکھاتا لاف زنی سے کچھ بن نہیں سکتا۔

الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء } حضرت مسیح موعودؑ

# اخبار احمدیہ

## عدو شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

برادرم عبدالکریم صاحب سویز سے ایک احمدی مصری بھائی عبدالجواد صاحب آفندی کے متعلق حسب ذیل واقعہ لکھتے ہیں:۔ نماز ظہر وہ آفس میں ادا کر لیا کرتے ہیں۔ ایک روز نماز ادا کر رہے تھے۔ کہ چیف کلرک نے ان کو بلایا۔ ملازم نے آکر کہا۔ وہ نماز ادا کر رہے ہیں۔ اس پر وہ خود وہاں جا کر اسی حالت میں کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے۔ انکو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ یہ مت سمجھو کہ یہ نماز تم کو جنّت میں لے جائیگی۔ بلکہ میں خدا سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ تم کو جہنم میں لے جائے۔ بعد ادائگی نماز جواد آفندی نے چیف کلرک کو کہا کہ میں تم کو ایک مسلمان خیال کرتا تھا۔ مگر آج مجھے ثابت ہو گیا۔ کہ تم منافق اور بے ایمان ہو۔ چیف کلرک نے رپورٹ کر دی انکو دو روز کی تنخواہ جرمانہ کر دیگئی۔ اور ایک اور جگہ تبدیل کر دئے گئے۔ وہاں انہوں نے ایک مجرم کو پکڑا۔ جو سرکاری اشیاء میں خیانت کرنا چاہتا تھا۔ ان کی ایمانداری سے برٹش افسر خوش ہوئے۔ اور ان کے لڑکے کو ترقی دیدی۔ اب امید کہ مصر میں تبدیل کر دئے جائینگے۔ فرماتے تھے۔ یہ سب برکت احمدیت کی ہے نیز کہنے لگے۔ کہ میرے ہاں پچھلے دنوں ایک لڑکا ہوا ہے۔ جس کا نام بشریٰ رکھا۔ تا یہ یادگار سیدنا احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو۔ حضور ان کے لئے نیز دیگر مصری احمدیوں کے لئے دعا فرمادیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو استقامت دے۔ آمین ثم آمین

میری مشکلات کے حل ہونے کے لئے بھی دُعا فرمادیں۔ والسلام۔ سلسلہ کا ادنیٰ ترین خادم

عاجز عبدالکریم احمدی عفا اللہ عنہ

## جناب مفتی محمد صادق صاحب کا تازہ خط

عاجز کی آنکھیں ٹھیک ہیں بلکہ پہلے سے زیادہ۔ چند روز کے واسطے کہیں باہر جانے کا ارادہ ہے۔ مگر کام سے فرصت نظر نہیں آتی۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر کام کو عمدگی سے سنبھال رہے ہیں۔ بہت سے نومسلم مردوں اور عورتوں سے اور ایسے اصحاب سے جو زیر تبلیغ ہیں۔ ان کی ملاقات ہو چکی ہے باقی سے بھی ایک دو ہفتہ میں انشاء اللہ ہو جائیگی۔ جو اصحاب لنڈن سے باہر ہیں۔ ان سے واقفیت کرانے کے لئے خط لکھے جا رہے ہیں۔ چودھری صاحب کے تو پہلے ہی سے اس ملک کے لوگ مداح ہیں۔ اور مسٹر نیر سے بھی جو ملتا ہے خوش ہوتا ہے۔ اور تعریف کرتا ہے۔ ماسٹر صاحب نومسلموں میں یگانگت اور یک رنگی بڑھانے کی طرف خصوصیت سے متوجہ ہیں۔ اور اُمید ہے کہ جو زیر تبلیغ لوگ ہیں۔ ان میں سے اور دوسروں میں سے بعض کو حق کی طرف پورے طور پر کھینچنے میں وہ جلد انشاء اللہ کامیاب ہونگے۔ لیکچروں کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ گذشتہ اتوار کو عاجز کا لیکچر تھا۔ خوب مجمع تھا۔ آئندہ اتوار کو ماسٹر صاحب کا لیکچر ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ قاضی صاحب تا حال ہیسٹنگز میں ہیں۔ کچھ تبلیغ کا کام بھی کر رہے ہیں۔ مگر صحت پورے طور پر قائم نہیں ہوئی۔ ان کے واسطے مسٹر نیر کی تگ و دو سے جہاز پر جگہ جلد ملنے کی اُمید ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ خیریت کے ساتھ پہنچا دیوے۔ آمین۔ مجھے انکی جدائی کا خیال ستاتا ہے۔ دو سال انکے میرے ساتھ بہت اچھی رفاقت رہی۔ چودہری صاحب آتے ہی نزلہ دمہ سے علیل ہو گئے۔ ناچار تبدیل ہوا کے واسطے کنارہ سمندر پر گئے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دُعا ہے۔ بسبب آنکھوں کی تکلیف کے لکھنے پڑھنے سے میں ایک حد تک معذور ہوں۔ اور احباب کو خطوط نہیں لکھ سکتا۔ مگر انشاء اللہ مسٹر نیر اس کمی کو پورا کر دینگے۔ کیونکہ وہ دربار خلافت کی خطوط نویسی کرتے آئے ہیں۔ اور نامہ نویسی کے مشاق ہیں۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ

## درخواست بیعت قبول

عبدالرحمٰن صاحب ڈنگوی سٹاک کلرک نوشکی ملک بلوچستان مطلع رہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے انکی درخواست بیعت قبول فرمالی ہے۔ بوجہ پتہ مکمل نہ پڑھا جانے کے انکو علیحدہ اطلاع نہیں دیجا سکی۔

## پتہ مطلوب ہے

غلام سرور صاحب کا جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور بعض تجاویز پیش کی ہیں۔ مگر نام کے ساتھ سوائے " قوم احمدی " کے لفظ کے اور کوئی پتہ نشان نہیں لکھا ... براہ مہربانی اپنا پتہ ناظر صاحب تالیف و اشاعت قادیان کو لکھ بھیجیں تا ان کو اطلاع دی جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الفضل

قادیان دارالامان - ۲۳ ستمبر ۱۹۱۹ء

## تناسخ کے چکر میں باپ بیٹا بن گیا

تناسخ کے عجیب وغریب عقیدہ پر روشنی ڈالنے کے لئے ہم کسی گذشتہ پرچہ میں اس واقعہ کا ذکر کر چکے ہیں۔ جو آریہ گزٹ نے ایک رشی کے سورنی کے جنم میں ڈالے جانے کے متعلق لکھا تھا۔ اب اس سے بھی زیادہ ایک ایسا حیرت انگیز واقعہ پیش کرتے ہیں۔ جو آج کل ہندو اور آریہ اخباروں میں "باپ بیٹا بن گیا" کے عنوان سے بالفاظ ذیل شائع ہو رہا ہے کہ:۔

"موضع ڈھانی ماہو ضلع حصار میں ٹھاکر صورت سنگھ صاحب رئیس کا انتقال ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو ہوا تھا۔ عرصہ دس روز کے بعد جبکہ ان کا بیٹا رنج کی حالت میں چارپائی پر لیٹا ہوا سوچ وفکر میں محو تھا۔ اور پتا کا سایہ سر پر سے اٹھ جانے کے باعث کاروبار اور زمانہ کی حالت کو دیکھ کر حیران اور پریشان تھا۔ کہ اسی اثنا میں مرحوم کی مجسم صورت ٹھاکر بیری سال سنگھ کے سامنے آئی اور حوصلہ دیکر کہا کہ بیٹا مت گھبرا۔ میں تمہارے پاس آنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اور جلدی ہی تمہارے پاس آجاؤں گا۔ یہ دیکھ کر وہ فوراً چارپائی سے کھڑا ہوا۔ اور مڑ کر دیکھا۔ تو صورت غائب تھی۔ اسی وقت گاؤں کے آدمیوں کے سامنے یہ تذکرہ کیا گیا۔ اب ۱۹ جولائی ۱۹۱۹ء کو پورے ۹ ماہ بعد اسی وقت جبکہ مرحوم کی روح پکھیرو ہوئی تھی۔ ان کے لڑکے بیری سال سنگھ صاحب کے گھر پتر تولد ہوا ہے۔ حالانکہ ٹھاکر بیری سال سنگھ کے ہاں باوجود دو استریوں کے اب تک لڑکا کوئی نہ تھا۔ لڑکیاں ہی ہوتی رہیں۔ پہلے نظارے کو خیال کرتے ہوئے یہ خیال آتا ہے کہ باپ کی روح بیٹے کی حالت میں تبدیل ہو گئی۔ اگر واقعی یہ روح وہی ہو۔ تو کوئی عجیب نہیں ہے"

(کانپور گزٹ ۱۵۔ اگست ۱۹۱۹ء بحوالہ راجپوت گزٹ)

معلوم ہوتا ہے۔ یہ عجیب وغریب داستان گھڑنے اور شائع کرنیوالوں نے اس بات کا خیال نہیں رکھا کہ جب بیٹا پتا (باپ) کا سایہ سر پر سے اٹھ جانے کے باعث کاروبار اور زمانہ کی حالت دیکھ کر حیران اور پریشان تھا تو پھر کس طرح کہا جا سکتا تھا۔ کہ بیٹا تولد ہونے پر اس کو اپنے سر سے پتا کا سایہ اٹھ جانے کی وجہ سے جو حیرانی اور پریشانی لاحق تھی۔ وہ دور ہو سکتی ہے۔ بیٹے کے پیدا ہونے سے نہ تو اسے "پتا کا سایہ" میسر آسکتا ہے۔ اور نہ دنیا کی حالت اور کاروبار میں فی الحال اسے پتا کی بجائے بیٹا کچھ مدد دے سکتا ہے۔ پس بیٹے کے پیدا ہونے سے خواہ اس میں اس کے باپ ہی کی روح فرض کر لی جائے تو بھی اس کی وہ حیرانی اور پریشانی ہرگز دور نہیں ہو سکتی جو باپ کے مرنے کی وجہ سے ہوئی۔ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے۔ کہ اگر باپ نے بیٹا ہی بن کر آنا تھا۔ تو جس وقت وہ اس رنگ میں آنے کے لئے کوشش کر رہا تھا۔ اس وقت جب وہ مجسم ہو کر سامنے آیا۔ تو اسے یہ نہیں کہنا چاہیئے تھا۔ کہ "بیٹا مت گھبرا۔ میں تمہارے پاس آنے کی کوشش کر رہا ہوں" کیونکہ ان الفاظ سے یہ ظاہر ہے۔ کہ وہ اگر کوشش کر رہا تھا۔ تو بحیثیت باپ ہی آنے کی کوشش کر رہا تھا نہ کہ بیٹا بن کر۔ ورنہ جس کا خود بیٹا بن کر آنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کو بیٹا کہکر مخاطب کرنا اس کے لئے کس طرح درست ہو سکتا تھا

علاوہ ازیں جب یہ خیال کیا جائے۔ کہ اس پیدا ہونیوالے بچے کو (جو دراصل باپ کہا جاتا ہے) باپ بیٹا کہکر پکاریگا یا باپ کہکر۔ ماں بچہ کہکر پیار کریگی یا خسر کہکر۔ بہنیں بھائی کہکر بلایا کرینگی یا دادا کہکر۔ اور دادی پوتا سمجھ کر کھلایا کریگی یا پتی سمجھکر۔ تو عجیب گورکھ دھندا نظر آتا ہے۔

ہم ان لاینحل عقدوں کو قائلین تناسخ کی عقل اور سمجھ کے سپرد کرتے ہوئے یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ مذکورہ بالا داستان تراشنے والوں نے ہوشیاری سے کام نہیں لیا۔ اور خود ایسے الفاظ لکھ دئے ہیں۔ جو نہایت صفائی سے انکی فسانہ آرائی کی حقیقت ظاہر کر رہے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم انہی کے الفاظ سے ان کے بیان کردہ واقعہ کا غلط ہونا ثابت کرتے ہیں۔

جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ تناسخ کے ماننے والے ہرگز اس بات کو نہیں مانتے۔ اور مان بھی کیونکر سکتے ہیں۔ جبکہ تناسخ کی بنیاد ہی اس امر پر ہے۔ کہ جس قسم کے اعمال ہوں۔ اسی قسم کی جون میں انسان کو مجبوراً ڈالا جاتا ہے پس جب اعمال کے مطابق مقررہ جون میں جانا لازمی امر ہے۔ تو پھر اس میں کسی قسم کی کوشش کی نہ تو ضرورت ہے اور نہ کسی کام آسکتی ہے۔ کیونکہ اعمال کے مطابق جو جون ہوگی۔ وہ خود بخود ہی مل رہے گی۔ اور جو اعمال کے مطابق نہیں ہوگی۔ اس کے لئے خواہ ہزار کوشش کی جائے۔ ہرگز نہیں مل سکیگی۔

اب ہم کہتے ہیں۔ اگر باپ کو بیٹے کے جنم میں اپنے کرموں (اعمال) کی وجہ سے آنا تھا۔ تو پھر اس کا مرنے کے دس روز بعد مجسم ہو کر اپنے بیٹے کو یہ کہنا درست نہیں ہو سکتا کہ "بیٹا مت گھبرا۔ میں تمہارے پاس آنے کی کوشش کر رہا ہوں" اور اگر اعمال کے رو سے اسے کسی اور جنم میں جانا تھا۔ لیکن وہ اپنی کوشش سے بیٹے کی جون میں آنا چاہتا تھا۔ تو اس میں اسے کامیابی حاصل ہونا ناممکن تھی۔

پس یہ فقرہ ظاہر کرتا ہے کہ کرموں کے نتیجہ میں تو وہ بیٹے کی جون میں آ نہیں سکتا تھا (اسی لئے تو وہ کوشش کر کے آنا چاہتا تھا۔ ورنہ اسے کوشش کرنے کی کیا ضرورت تھی) اور کوشش کر کے کوئی اپنی پسندیدہ جون میں آ نہیں سکتا۔ اس لئے ثابت ہو گیا۔ کہ باپ بیٹے کی جون میں ہرگز نہیں آیا۔ اور اس طرح اس داستان کے فقرہ سے ہی اس کا غلط ہونا ثابت ہو گیا۔

دوسرا امر جس سے اس کا غلط ہونا ثابت ہے

باپ کے مرنے کے دس دن کے بعد مجسم ہو کر اپنے بیٹے سے گفتگو کرنا ہے۔ کیونکہ تناسخ کے ماننے والوں کے نزدیک روح وہی جسم اختیار کر سکتی ہے۔ جو اعمال

کے نتیجہ میں اسے دیا جائے نہ کوئی اَور۔ اور وہ اتنی جلدی اور اس طریق سے حاصل نہیں ہو جاتا۔ جو اس داستان میں بتایا گیا ہے۔ بلکہ اس کے حاصل ہونے کا طریق یہ ہے۔

"جیو جب جسم چھوڑتا ہے۔ تب "یما لہ" یعنی خلا میں ٹھہری ہوئی ہوا کے اندر رہتا ہے۔۔۔۔۔ اس کے بعد دہرم راج یعنے پرمیشور اس جیو کے پاپ پن کے مطابق جنم دیتا ہے۔ وہ ہوا۔ اناج۔ پانی۔ خواہ جسم کے مساموں کے ذریعہ دوسرے کے جسم میں ایشور کی تحریک سے داخل ہوتا۔ بعد داخل ہونے کے سلسلہ وار منی میں جا کر رحم میں قائم ہو کر جسم اختیار کر کے باہر آتا ہے۔ اگر کرم عورت کا جسم حاصل کرنے کے لائق ہوں۔ تو عورت کے جسم میں

۔۔۔۔۔۔

اور اگر مرد کے جنم حاصل کرنے کے کرم ہوں۔ تو مرد کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔"

(ستیارتھ پرکاش۔ ایڈیشن چہارم صفحہ ۲۸۶)

اب ہم پوچھتے ہیں۔ جب جنم اس طریق سے حاصل ہوتا ہے۔ تو پھر مرنے کے دس ہی دن بعد وہ مجسم کس طرح ہو سکا۔ اور اس نے کونسا جسم اختیار کیا۔ پہلا تو وہ اختیار نہیں کر سکتا تھا۔ اور دوسرا کوئی جسم اتنا جلدی اسے حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ پس ثابت ہو گیا۔ کہ یہ بات ہی بالکل غلط اور محض بناوٹی ہے۔

کیا کوئی تناسخ کا دلدادہ ہے۔ جو ہماری پیش کردہ باتوں کا تسلی بخش جواب دے سکے۔ اور تناسخ کے مسئلہ کو قابل فہم صورت میں پیش کر سکے۔ آریہ صاحبان جن کا دعویٰ ہے۔ کہ ویدک دہرم ہی سچا مذہب ہے۔ اور آئے دن اپنی ناسمجھی اور بے علمی سے اسلام پر اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ اس امر میں ہمارے خاص مخاطب ہیں پس ان کا فرض ہے۔ کہ تناسخ کی تائید میں قلم اٹھائیں اور اس پر جس قدر اعتراضات پڑتے ہیں۔ انکو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ❊

# کلامِ امام

جناب میر گل محمد خان صاحب ولد نواب قیصر خان صاحب رئیس اعظم جبل گمسی علاقہ بلوچستان حال میں بغرض ملاقات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور چار پانچ روز یہاں رہے آپ قبل ازیں بھی ایک بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں یہاں تشریف لائے تھے۔ آپ نہایت اخلاص اور محبت سے حضرت خلیفہ ثانی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ۱۶۔ ستمبر کو ان کے مختصر سے سوالات کے متعلق حضرت خلیفہ ثانی نے جو جواب دئے۔ وہ احباب کرام کے مستفید ہونے کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

## الہام کا دروازہ کھلا ہے

خان صاحب موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں عرض کی۔ کہ کیا مسلمانوں کے لئے الہام کا دروازہ کھلا ہے۔ اور نیک و پرہیزگار لوگوں کو الہام ہو سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ ہاں ہو سکتا ہے۔ عام مسلمانوں نے اسکے متعلق دہوکہ کھایا ہے۔ چونکہ وہ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اس نعمت سے محروم ہو گئے ہیں اس لئے بعض نے تو سمجھ لیا ہے۔ کہ الہام ہو ہی نہیں سکتا۔ اور بعض یہ کہتے ہیں۔ کہ جب چاہیں۔ الہام ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ دونوں خیال بالکل غلط ہیں نہ تو الہام کا دروازہ بند ہے۔ اور نہ انسان کے اپنے اختیار میں ہے کہ جب چاہے۔ الہام سے مشرف ہو جائے۔ دراصل یہ خدا تعالیٰ کی نعمت ہے وہ جس کو چاہتا ہے۔ دیتا ہے۔ اور جب چاہتا ہے دیتا ہے ❊

## چاروں اماموں کی تقلید واجب نہیں

اس کے بعد خان صاحب موصوف نے دریافت کیا کہ آپ کے نزدیک چاروں اماموں میں سے کس کی تقلید واجبات سے ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ کہ ہم تو چاروں اماموں کی اچھی باتوں کو مانتے ہیں۔ باقی ہر بات میں ان کی تقلید واجبات سے نہیں ہے۔

## مومنوں پر قرآن کے نئے نئے معارف کھلتے ہیں۔

پھر خانصاحب نے کہا کہ کیا مومنوں پر قرآن کریم کے نئے نئے معارف کھلتے رہتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے فرمایا۔ اس بات پر تو خدا تعالےٰ نے خود بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ لا یمسہ الا المطہرون۔ اس کے یہ معنے تو ہو نہیں سکتے کہ قرآن کریم کو ہاتھ میں صرف پاک لوگ ہی یعنی مومن ہی پکڑ سکتے ہیں۔ اور کوئی شخص نہیں پکڑ سکتا۔ کیونکہ ہندو عیسائی۔ سکھ وغیرہ ہر مذہب کے لوگ اس طرح قرآن کریم کو مس کر سکتے ہیں۔ پھر یہ بھی نہیں کہ پہلے لوگ قرآن کریم کے جو معارف اور نکات لکھ گئے ہیں۔ انہیں پاک لوگ ہی پڑھ سکتے ہیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ہندو یا عیسائی کا حافظہ ایک مسلمان کی نسبت زیادہ اچھا ہو۔ اور وہ تفسیروں کو پڑھ کر اس سے زیادہ باتوں کو یاد کرے۔ اس لئے لا یمسہ الا المطہرون کا یہی مطلب ہے۔ کہ قرآن کریم کے نئے نئے معارف اور حقایق پاک لوگوں پر کھلتے رہتے ہیں۔ اور یہ مومنوں کی خاص علامت ہے ❊

## مومن وہی ہے جو مسیح موعودؑ کو قبول کرے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندرجہ ذیل حوالہ غیر مبائعین کو غور سے پڑھنا چاہیئے۔ اور اپنے اس خیال کی بیہودگی سے آگاہ ہونا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود کو نہ قبول کرنیوالے بھی مومن ہو سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:۔

"جو شخص مجھے قبول کرتا ہے وہ تمام انبیا اور ان کے معجزات کو بھی نئے سرے قبول کرتا ہے۔ اور جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا۔ اس کا پہلا ایمان بھی کبھی قائم نہیں رہے گا" (البدر یکم فروری ۱۹۰۴ء)

## مولوی محمد علی صاحب کی خوش اخلاقی کا تازہ ثبوت

(⁂)

۶- ستمبر ۱۹۱۹ء کے الفضل میں جناب حافظ روشن علی صاحب کا خط بنام مولوی محمد علی صاحب پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور حال مقیم شملہ درج ہو چکا ہے- نیز کسی قدر وہ واقعات بھی درج ہیں- جو اس خط کے بعد ظہور میں آئے- اب ہم اس تمام خط و کتابت کو مع دیگر حالات پیش آمدہ کے درج ذیل کرتے ہیں- تاکہ غیر مبایعین میں اگر کوئی حق پسند لوگ ہوں- تو اس پر غور کر کے فیصلہ کریں- کہ ان کے امیر کن اخلاق اور کس شان کے انسان ہیں- اور وہ اپنے عقاید کے متعلق ہمارے علماء سے گفتگو کرنے سے کس طرح کنی کتراتے ہیں- کیسی افسوس کی بات ہے- کہ ایک اشاعت اسلام کا مدعی امارت کا دعویدار اتنی کم حوصلگی دکھائے- کہ مذہبی گفتگو کرنے کے لئے گھر پر آئے ہوئے معزز انسان کے ساتھ نہ صرف گفتگو کرنے ہی سے انکار کر دے - بلکہ سخت درشت کلامی سے پیش آئے- جو اخلاق مولوی محمد علی صاحب نے دکھلائے ہیں- وہ تو عام شرفاء جن کو مذہب سے تعلق بھی نہ ہو- روا نہیں رکھتے- افسوس جن لوگوں کے امیر کی یہ حالت ہے- ان کی اپنی حالت کیسی ہوگی- . . . . . . . . . . . .

. . . . . . . . . . . . . بہرحال جناب حافظ روشن علی صاحب کے خط کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب نے جو خط لکھا وہ یہ ہے:-

مکرمی جناب حافظ صاحب- السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا خط پہنچا- میں نے کسی کے پاس شکوہ نہیں کیا- کہ آپ مجھے ملنے کے لئے کیوں نہیں آئے کیونکہ مجھے آپ سے یہ توقع ہی نہیں- البتہ یہ افسوس کیا ہے کہ باہم اس قدر تفرقہ میں ترقی ہو گئی ہے کہ ایک دوسرے کو ملنا بھی گناہ ٹھیرایا جاتا ہے اور حتی الوسع یہ کوشش کی جاتی ہے کہ ہمیں کوئی نہ ملے اور جب ہم نے اپنے آدمی میاں صاحب کے پاس بھیجے تاکہ باہم جو ایک دوسرے کو برا کہا جاتا ہے- اور تعلقات کی کشیدگی ہے وہ کم کرنے کی کوشش کی جاوے تو اس وفد کو میاں صاحب کی طرف سے یہ خطاب ملا کہ شیطان فرشتہ . . . کے لباس میں آیا ہے-

ویسے اگر آپ مجھے ملنا چاہتے ہیں تو بیشک جس وقت چاہیں تشریف لا دیں- اگر آپ لوگوں میں ہمارے ساتھ دوستانہ ملاقات کا خیال پیدا ہو تو یہ امر میرے لئے موجب خوشی ہے- میرا مکان واقعی دور ہے آپ کے تکلیف سے بچنے کے لئے یہ آسان تجویز ہے کہ آج بعد از جمعہ آپ شملہ میں ہی مل لیں- مخدوم محمد اعظم صاحب کے مکان پر جہاں جمعہ ہوتا ہے- جمعہ دو بجے ہو چکتا ہے- میں انشاء اللہ سوا دو بجے تک وہاں آپ کا انتظار کرونگا-

باقی دریافت طلب امور کے متعلق جو آپ نے لکھا ہے مجھے امید ہے کہ اس سے مراد آپ کی مباحثہ نہ ہوگی اور یہ میں اس لئے نہیں کہتا کہ مسائل متنازعہ پر میں بحث نہیں کرنا چاہتا بلکہ اس لئے کہ ایسی بحث میاں صاحب سے زیادہ موزون ہے اور اس کے متعلق تو ہمارے دوست بلکہ میاں صاحب کے اپنے مرید میاں صاحب سے تحریک کر چکے- لیکن انہوں نے کوئی توجہ نہیں کی- گو آپ نے اپنے اس خط میں اپنے آپکو امیر المومنین قرار دیا ہے- لیکن جہانتک میرا خیال ہے میاں صاحب کی جماعت آپکو نہیں بلکہ میاں صاحب کو ہی امیر المومنین جانتی ہے پس اگر آپ کا منشاء مباحثہ کرنا ہو تو اسکے متعلق آپ میاں صاحب کو تحریک کریں میں انکے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے تیار ہوں ہاں آپ نے اگر بحیثیت سائل کے کسی امر کے متعلق سوال کرنا ہو تو بغرض تفہیم امر مسئول کا جواب تسلی بخش دیا جائیگا- لیکن اس کے لئے یہ شرط ضروری ہوگی کہ آپ میرے جواب کو صبر و استقلال کے ساتھ سنیں اور اثنائے جواب میں آپ یا آپ کے رفقاء کوئی کلام نہ کریں- جواب ختم ہو جانے پر بے شک کوئی مزید سوال جو اس جواب سے پیدا ہوتا ہو آپ کر سکتے ہیں اور اس کا جواب بھی بہ پابندی شرائط مذکورہ انشاء اللہ آپ کو دیا جائیگا میں یہ بھی نہ لکھتا مگر اس خیال سے لکھا ہے کہ مبادا ملاقات بجائے ایک دوسرے کی خوشی کا موجب ہونے کے بدمزگی کا باعث ہو جائے- والسلام محمد علی

اس خط میں اگر مولوی محمد علی صاحب صرف ملاقات کا وقت مقرر کر دیتے اور گفتگو کرنے کے لئے بھی جس قدر چاہتے پابندیاں ڈال دیتے تو ان کو اس قسم کا جواب نہ دیا جاتا- جیسا کہ دیا گیا- لیکن چونکہ انہوں نے اپنے خط میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق طعن آمیز فقرات لکھے- اور غلط بیانی سے کام لیا- اس لئے ان کا جواب دیا گیا- نیز چونکہ ان کا خط بہت تنگ وقت میں ملا تھا- اس لئے بھی انہیں کہا گیا- کہ کوئی اور وقت مقرر کریں- چنانچہ حسب ذیل خط جناب حافظ صاحب کی طرف سے لکھا گیا:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ☆ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم معظم جناب مولوی صاحب- السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ!

آپ کا اجازت نامہ ایسے تنگ وقت میں ملا کہ میں مخدوم صاحب کے مکان پر آج حاضر ہونے سے معذور ہوں کل انشاء اللہ بعد از نماز ظہر حاضر خدمت بغرض ملاقات و عرض مدعا ہوں گا- اور خود آپ کے مکان پر حاضر ہونا ہی بہتر سمجھتا ہوں- آپ نے اپنے خط میں بجائے اسکے کہ خاکسار کو حاضری کی اجازت دیتے اور بھی بہت سے مطاعن کا ذکر کیا ہے جس شخص کو یہ مقصود ہو کہ دوست بنکر ایسے لوگ ملیں اس کی یہ روش نہیں چاہیئے ☆

حضرت میاں صاحب نے کبھی بھی مباحثہ سے انکار نہیں فرمایا بلکہ ہمیشہ آپ کو چیلنج دیا ہے اور آپ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ شرائط تصفیہ کے لئے آپ دو آدمی مقرر کر دیں میری طرف

سے فلاں فلاں مقرر ہیں لیکن جہانتک مجھے علم ہے۔ انکی طرف سے دو نمائندے ابھی تک پیش نہیں کئے گئے۔ اور قادیان میں جلسے کے موقع پر جو غیر مبایعین حضرات تشریف لائے تھے انکو خود بذریعہ خطوط بلایا گیا تھا۔ ہاں بعض بے بلائے مہمان خود بخود آ گئے تھے یا انکو آپنے بھیجا تھا۔ اور انہوں نے شیطنت کی۔ اسم بامسمّیٰ ہوئے۔ باقی آپکا یہ شرط لگانا کہ بحیثیت سائل پیش ہونا ہوگا۔ یہ میں اپنے خط میں لکھ چکا ہوں کہ کوئی مباحثہ کی غرض نہیں۔ بلکہ استفسار مقصود ہے۔ میری طرف سے بھی یہ شرط ہے کہ آپ یا آپ کا کوئی رفیق سوال کی تقریر میں نہ بولیگا اور میں اور میرا کوئی رفیق آپ کی طرف سے جو جواب ہوگا۔ اس کی تقریر میں نہ بولینگے۔ بشرطیکہ آپ ہمارے پیش کردہ سوال کا جواب دیں۔ اگر آپ جواب دیتے ہوئے خود سائل بن بیٹھیں یا غیر متعلق باتوں میں پڑ گئے۔ تو میرا فرض ہوگا کہ میں آپ کو بادب منع کروں۔ اور آپ بھی بمقتضائے تہذیب اس غیر متعلق بات کے پیش کرنے سے رُک جائیں۔

باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ حضرت میاں صاحب کی جماعت مجھ کو امیر المؤمنین نہیں مانتی۔ آپ اگر ذرا تامل نظر پر خیال دیتے۔ تو آپ کو اس سوال کی ضرورت نہ رہتی۔ کیونکہ اس سے پہلے لفظ امیر الوفد موجود تھا جو کہ احمدی جماعت کے مومنین افراد ہیں۔ میں ان کا واجب الاطاعت امیر ہوں۔ برخلاف آپکے کہ آپ کسی حیثیت سے امیر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ نہ آپ کسی جماعت کے واجب الاطاعت امیر ہیں۔ اور نہ دنیاوی امارت یعنی دولتمندی آپ کو اپنے ساتھیوں سے زیادہ حاصل ہے۔ تعجب ہے۔ کہ آپ ان سامانی میں اپنے آپ کو امیر کہلاتے ہیں۔ والسلام

خاکسار روشن علی

(بعلم خاکسار محمد اسمٰعیل بحکم حضرت امیر المؤمنین حضرت حافظ صاحب یہ خط انکی خدمت میں اسوقت پہونچا۔ جبکہ وہ سوا دو بجے مخدوم محمد اعظم صاحب کے مکان سے رخصت ہو رہے تھے - اُنہوں نے اس کے جواب میں پنسل سے حسب ذیل رقعہ لکھ کر بھیجدیا کہ :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم حافظ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کا رقعہ پہونچا۔ جس کو پڑھ کر یہ افسوس ہوا کہ آپ اس تھوڑی سی خط وکتابت میں بھی تہذیب سے کام نہ لے سکے۔ ایسی صورت میں میں نہیں سمجھتا کہ گفتگو سے کوئی فائدہ ہو سکتا ہے بلکہ زیادہ بدمزگی کا اندیشہ ہے آپ لوگ جس کام کو آئے ہیں۔ وہ کام کریں مجھ سے ملنے کی کوئی ضرورت ایسے حالات میں نہیں

والسلام - محمد علی ۲۷/۸/۱۹

اِس رقعہ سے مولوی صاحب کے گفتگو کرنے کا موقعہ دینے سے پہلو تہی کرنا صاف ظاہر ہو گیا۔ لیکن بابو عبد الرحمٰن جو یہ رقعہ لے کر آیا تھا۔ اُس نے کہا۔ کہ میں مولوی محمد علی صاحب سے ملکر کوشش کروں گا۔ کہ وہ آپکو ملاقات کا موقعہ دیں۔ اسی دن ہمارے مبلغین کی جائے سکونت پر تین صاحب یعنی ماسٹر محمد یعقوب خان صاحب اور حافظ محمد حسن صاحب بی۔ اے اور ایک اور صاحب آئے۔ اور مسئلہ تکفیر پر ایک گھنٹہ تک گفتگو کرتے رہے۔ جب وہ لاجواب ہو گئے۔ تو انہوں نے جناب حافظ صاحب کو کہا کہ آپ مولوی محمد علی صاحب کے پاس چلیں۔ حافظ صاحب نے فرمایا۔ اگر آپ لوگ پسند کریں تو میں چلنے کے لئے تیار ہوں۔ مگر اُمید نہیں کہ وہ مجھ سے ملیں۔ ہاں اگر آپ کی کوشش سے ملیں تو بہت اچھی بات ہے۔

اِس کے بعد جناب حافظ صاحب مع اپنے چند دوستوں کے مولوی محمد علی صاحب کی ملاقات کے لئے چل پڑے۔ اور جب انکی کوٹھی پر پہونچے۔ تو ایک نوجوان نے .. .. کوٹھی سے نکل کر۔ کہا کہ آپ لوگ یہاں کیوں آئے ہیں۔ اسے کہا گیا کہ ہم لوگ مولوی صاحب سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ نوجوان نے کہا کہ وہ آپ سے ملنا پسند نہیں کرتے۔ کیونکہ آپنے انکے دوستوں کو شیطان کہا ہے۔ اس لئے آپ واپس چلے جائیں۔ اسپر کہا گیا کہ مولوی صاحب ہمیں خود کہیں۔ کہ تم چلے جاؤ۔ تو ہم چلے جائینگے۔ یہ سنکر وہ نوجوان اندر گیا۔ اور واپس آکر کہا۔ کہ آپ لوگوں میں سے کوئی آدمی اندر چلے۔ مولوی عمر الدین صاحب کو اندر بھیجا گیا۔ جو یہ جواب لائے کہ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ پہلے مجھ سے معافی مانگو۔ اور اپنے الفاظ کو واپس لو پھر ملاقات کرونگا۔ حافظ صاحب کی طرف سے کہا گیا۔ کہ ہم معافی کس بات کی مانگیں۔ خط وکتابت میں ابتدائے طعن مولوی صاحب نے خود کی۔ ہم نے تو جواب دیا ہے۔ مولوی عمر الدین صاحب یہ کہنے کے لئے جب اندر جانے لگے۔ تو انہیں روک دیا گیا۔ اتنے میں مولوی محمد علی صاحب غصے میں کانپتے ہوئے کھڑکی سے نمودار ہوئے۔ اور نہایت سٹھور آواز میں یہ کہنا شروع کیا کہ جو میرے دوستوں کو شیطان کہے۔ میں ان کو شیطان سے بدتر سمجھتا ہوں۔ اس فقرہ کو انہوں نے مکرر سہ کرر دُہرایا۔ اور غصہ وغضب میں اس قدر بھرے ہوئے تھے کہ آواز کانپ رہی۔ اور چہرہ کی ہیئت بگڑ گئی تھی۔ ابھی مولوی صاحب اسی ہیئت کذائی میں شور مچا رہے تھے کہ خواجہ صاحب حافظ صاحب وغیرہ کے پاس سے السلام علیکم کہتے ہوئے گذر گئے۔ اور انہوں نے بیٹھنے تک کے لئے نہ کہا۔ جناب حافظ صاحب اور آپکے ہمراہیوں کو مولوی صاحب کا یہ رنگ ڈھنگ دیکھ کر حالت تاسف میں واپس ہونا پڑا۔

معلوم ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب پر بعض غیر احمدیوں نے بھی افسوس کیا۔ اور کہا کہ جب یہ مبلغ اسلام ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ تو انہیں ایسے اخلاق نہیں دکھلانے چاہیئے تھے اس رنجدہ واقعہ سے جہاں مولوی محمد علی صاحب کے اخلاق پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے باطل عقائد کے متعلق ہرگز گفتگو کرنے کی جرأت نہیں رکھتے اور دور ہی دور رہنے میں اپنی خیریت سمجھتے ہیں۔ جب غیر مبایعین کے امیر کی یہ حالت ہے۔ تو دوسروں کی کیا ہوگی۔ چنانچہ شملہ کے غیر مبایعین میں سے مخصوص لوگوں نے بھی جو جو بیہودہ حرکات کی ہیں۔ وہ ہم شائع کر چکے ہیں۔

تعجب ہے۔ کہ جن لوگوں کی یہ حالت ہے۔ انکی طرف سے اور انکے امیر کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ مبایعین کو ان سے ملنے اور گفتگو کرنے سے روکا جاتا ہے حالانکہ معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے۔ غیر مبایعین [illegible] اور ان کے امیر [illegible] سے گفتگو کرتے ہیں۔

# ایک پیر کی کرتوت

## مسلمانوں کی مشابہت یہودیوں سے -

خدا کی شان زمانہ بھی عجیب عجیب رنگ بدلتا ہے - اور تاریخ عجیب طرح اپنے واقعات کو دہراتی ہے - بھولی ہوئی باتیں یاد دلاتی - اور مٹے ہوئے نقشوں کو تازہ اور روشن کرتی ہے - موجودہ زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بہت بڑا بعد رکھتا ہے - لیکن باوجود اسقدر بعد زمانی کے اس محبوب خدا کے منہ کی باتیں جو اس زمانہ کے متعلق انہوں نے علام الغیوب سے اطلاع پاکر اس وقت بیان فرمائیں - آج وہ لفظ بلفظ پوری ہوتی ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں - جن کو دیکھ کر ہر مومن کا ایمان فزادھم ایمانا کے مطابق روز افزوں ترقی کرتا ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے اسوقت جبکہ وہ تقوی اور طہارت میں ایک نمونہ تھے - علم و معرفت میں یکتائے زمانہ تھے - حسن و خوبی میں بے مثل اور بے نظیر تھے - یہ فرمایا تھا کہ موجودہ حالت ہمیشہ قائم نہیں رہے گی - اور مسلمانوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا - لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبراً بشبر - کہ مسلمان ضرور ضرور یہودیوں کے قدم بقدم چلیں گے - اور ان میں اور یہود میں کوئی فرق نہیں رہے گا ؛

## سب سے بُری مخلوق

ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلعم نے فرمایا - یأتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماءھم شر من تحت ادیم السماء کہ لوگوں پر ایک زمانہ آنیوالا ہے - کہ اسلام برائے نام رہ جائیگا - اور قرآن کے صرف لفظ ہی لفظ رہ جائیں گے - مسجدیں تو بہت ہونگی - مگر ہدایت سے عاری - کیونکہ آسمان کے نیچے اسوقت اگر کوئی بُری مخلوق ہوگی - تو وہ مولویوں کا گروہ ہوگا - قرآن شریف میں یہودیوں کے مولویوں کے متعلق خدا تعالی فرماتا ہے - اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم کہ وہ اوروں کو نیکی کا وعظ کرتے تھے - لیکن خود نیکی سے کوئی تعلق نہیں رکھتے تھے - اور بعضوں کی نسبت فرمایا - لولا ینھٰھم الربانیون والاحبار عن قولھم الاثم - کہ ان کے پیر اور مولوی خود بُرائی سے بچنا تو درکنار دوسروں کو بھی بُری باتوں سے نہیں روکتے تھے - جب پولیس رعایا کو قانون کی خلاف ورزی سے نہ روکے - بلکہ خود ہی خلاف ورزی شروع کر دے تو پھر امن کہاں قائم رہ سکتا ہے - غرض یہودیوں کے پیر اور مولوی جس طرح خود گمراہ تھے - دوسروں کے لئے بھی گمراہی کا موجب بنے - اضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل -

## مسلمانوں کے راہنماؤں کیحالت

آج وہ تاریک نتائج بادل ناخواستہ اپنی آنکھوں سے ہمیں دیکھنا پڑا اور مسلمانوں کے موجودہ پیروں اور مولویوں نے یہودیوں کے قدموں پر ایسا قدم مارا - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ایک اور ایک دو کی طرح پورا ہوگیا - ناظرین کے ازدیاد ایمان کے لئے ایک تازہ واقعہ پیش کرتا ہوں - چند دن ہوئے - موضع ترگڑی ضلع گوجرانوالہ میں پیر نادر شاہ صاحب سے خاکسار کے مباحثہ کی تجویز ہوئی - جس کی مختصر روئداد اس غرض سے بھی شائع کی جاتی ہے - کہ پیر صاحب کی طرف سے خلاف واقعہ حالات اشتہار کی صورت میں شائع کئے گئے ہیں ؛

## موضع ترگڑی میں مباحثہ

حالانکہ اصل واقعہ یہ ہے - کہ ۲۰ - اگست کو ہم موضع ترگڑی میں پہونچے - تھوڑی دیر کے بعد پیر صاحب موصوف بھی ہمراہی چالیس پچاس معتقدین کے موضع مذکور میں آپہونچے - ہم نے درخواست کی - کہ آپ ہم سے چونکہ مباحثہ کرنے کے لئے آئے ہیں - اس لئے اولاً شرائط مباحثہ کے متعلق تصفیہ ہو جانا چاہیئے - اور ساتھ ہی مضامین اور انکی ترتیب بھی مقرر ہو جانی چاہیئے - پیر صاحب نے کہلا بھیجا - کہ آپ ہمارے ڈیرے پر آجاویں اس کے متعلق فیصلہ ہو جائے گا - چنانچہ ہم موقعہ پر پہونچ گئے ؛

## پیر نادر شاہ کی بے قاعدگی -

پیر صاحب نے پہلی خلاف قاعدہ بات تو یہ کی - کہ بلا کسی قرارداد کے حضرت مرزا صاحب پر اعتراضات شروع کر دیئے - آخر لئے تقریر میں میں نے پیر صاحب سے کہا کہ آپ نے یہ بالکل بے قاعدہ کارروائی شروع کر دی ہے - جب آپ نے ہمیں بلایا ہی اس غرض کے لئے ہے - کہ پہلے شرائط مباحثہ اور مضامین کے متعلق فیصلہ کیا جاوے - اور پھر مباحثہ کی کارروائی شروع ہو تو پھر بغیر کسی تصفیہ کے آپ کو کیا حق پہونچتا ہے - کہ آپ حضرت مرزا صاحب پر اعتراضات کر رہے ہیں پیر صاحب نے کہا کہ بس مہدی کے متعلق ہی گفتگو ہوتی آپ ہمیں بتلائیں کہ مہدی کا کیا نام ہے - مہدی کے باپ کا کیا نام ہے - مہدی کی ماں کا کیا نام ہے -

## اصل اختلاف

میں نے جواباً کہا کہ ہمارا اور آپ کا اصل اختلاف یہ ہے - کہ آپ کا عقیدہ ہے - کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں اور آخری زمانہ میں جبکہ دنیا سے دین و ایمان اُٹھ جائیگا حتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت بھی بہتر تہتر فرقے ہو جائیگی - اور یہودیوں کا نمونہ اختیار کریگی - اس وقت تمام جہان کی اصلاح کے لئے حضرت عیسےٰ کو ہی آسمان سے اتارا جائے گا - اور ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی وفات صریحاً قرآن شریف سے ثابت ہے - اس لئے آنیوالا مسیح ناصری نہیں - بلکہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کا ہی ایک فرد ہے - اور وہ حضرت مرزا صاحب ہیں - اگر آپ مسیح ناصری کی حیات ثابت کر دیں - تو پھر مرزا صاحب کے تمام دعاوی باطل ہو جاتے ہیں - اس لئے حیات و وفات مسیح کا مسئلہ ہی تمام اختلافات کے حل کرنے کی چابی ہے - آپ خواہ مخواہ کیوں گفتگو کو طول دیتے ہیں - اسپر پیر صاحب نے پھر مہدی پر زور دیا - اور واسطے ڈالے - کہ آپ ہمیں مہدی اور اسکے ماں باپ کا نام بتائیں - مسئلہ وفات مسیح کے تو نام سے پیر صاحب کی جان جاتی تھی - وہ بھلا اس طرف کیوں آنے لگے تھے - مسیح کی زندگی کی کوئی دلیل انکے

پاس ہوتی تو وہ پیش کرتے ٭

**امام مہدی کے متعلق احادیث میں اختلاف**

غرض میں نے ان سے کہا کہ آپ مہدی پر بہت زور دے رہے ہیں۔ حالانکہ مہدی کے متعلق جسقدر بھی حدیثیں ہیں وہ سب مجروح ہیں۔ محققین نے ان سب کو غلط قرار دیا ہے۔ کسی حدیث میں لکھا ہے کہ وہ حسن کی اولاد سے ہو گا۔ کسی میں لکھا ہے۔ وہ حسین کی اولاد سے ہو گا۔ کسی میں لکھا ہے۔ کہ وہ عباس کی اولاد سے ہو گا۔ اور کسی میں عمر کی اولاد سے۔ اور کسی میں لکھا ہے۔ کہ اُمت میں سے ایک شخص مہدی ہو گا۔ خدا تعالےٰ چونکہ جانتا تھا کہ مہدی کا ایک بیہودہ اختلاف اُمت محمدیہ میں پیدا ہونے والا ہے۔ اس لئے رسُول خدا کی معرفت ہمیں اطلاع بخشی۔ لا مھدی الا عیسےٰ۔ کہ اور کوئی مہدی معہود نہیں۔ عیسےٰ ہی مہدی ہے۔ پس عیسےٰ کا نام ہی رسُول اللہ نے مہدی رکھا ہے۔ اس لئے مسیح کا مسئلہ ہی زیرگفتگو ٹھہرتا ہے۔ آپ کہتے ہیں۔ مسیح ناصری نے آنا ہے ہم کہتے ہیں کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ آنیوالے مسیح اور ہی ہیں۔ اور یہ خیال کہ اس حدیث کی سند میں ایک ایسا راوی ہے۔ جس کی نسبت کسی کا خیال ہے کہ وہ کمزور ہے۔ اس لئے وہ حدیث قابل اعتبار نہیں صحیح نہیں۔ اگر راویوں کی چھان بین کے جھگڑے کو چھوڑ کر اسبات کو دیکھا جائے۔ کہ مسیح کی آمد کے ہم بھی قائل ہیں۔ اور ہمارے مخالف بھی۔ پس جب مہدی کے معنے یہ ہیں کہ وہ خود بھی ہدایت یافتہ ہو اور دوسروں کو بھی ہدایت دے۔ تو کیا آنیوالے مسیح میں ہمارے مخالفین کے اعتقاد میں یہ صفت مفقود ہو گی۔ جب یہ صفت پائی جائیگی تو ثابت ہو گیا۔ کہ مسیح ضرور مہدی ہوں گے۔ پس دوسری جسقدر بھی مہدی کی حدیثیں ہیں۔ وہ اکثر رسول اللہ ؐ کی فرمودہ نہیں۔ بلکہ لوگوں کی بنائی ہوئی ہیں مفصل دیکھنا چاہو۔ تو مقدمہ ابن خلدون دیکھو۔ پھر کسی فاطمی مہدی کے ماننے اور قبول کرنے کی کہیں بھی رسول اللہ ؐ نے تاکید نہیں فرمائی۔ ہاں صحیح مسلم کی ایک قوی حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فارسی النسل معزز زمیندار مہدی کے متعلق نہایت تاکید سے فرمایا ہے۔ کہ ہر مومن پر اس کا قبول کرنا اور اسکی مدد کرنا واجب ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب نے بڑے زور کے ساتھ لکھا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کا مصداق با علام الٰہی میں ہی ہوں۔ اگر کوئی انکار کرے۔ تو مباہلے کے ساتھ فیصلہ ہو سکتا ہے ٭

**پیر صاحب کی غلطبیانی اور دھوکہ دہی۔**

اگرچہ پیر صاحب نے اشتہار میں لا مہدی الا عیسےٰ کی حدیث کو غلط قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ مگر اثنائے گفتگو میں اس کا انہوں نے کوئی ذکر تک نہیں کیا۔ اور اس حدیث کی طرف رُخ ہی نہیں کرتے تھے۔ غرض پیر صاحب نے پھر بھی مہدی پر ہی زور دیا۔ اور ساتھ ہی کہا۔ کہ مرزا صاحب نے ازالہ اوہام میں لکھا ہے۔ کہ قرآن میں قادیان کا نام بھی لکھا ہوا ہے۔ جواباً میں نے کہا کہ حق پوشی مومن کا کام نہیں۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ مخالف کی پوری بات پیش کرے۔ جہاں مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے۔ وہاں رؤیا اور کشف کا ذکر کیا ہے۔ مگر آپ نے اس کا ذکر تک نہیں کیا۔ کیونکہ رؤیا اور کشف کا معاملہ قابل اعتراض نہیں ٹھہرتا۔ جس کے جواب میں پیر صاحب نے للکار کر کہا کہ یہ بالکل غلط ہے۔ مرزا صاحب نے کوئی رؤیا اور کشف کا وہاں ذکر نہیں کیا۔ میں نے کہا۔ آپ ازالہ اوہام نکالکر وہ جگہ لوگوں کو پڑھ کر سنائیں پیر صاحب نے کھڑے ہوکر وہ حوالہ پڑھنا شروع کیا۔ اور اپنی پیری کا یہ نمونہ دکھایا کہ پڑھتے پڑھتے اپنے پاس سے یہ فقرہ جڑ دیا کہ "میں نے یہ عین بیداری میں دیکھا" اور مکرر سہ کرر اس فقرے کو پڑھا۔ اسپر مجھ تعجب ہوا۔ اور میں نے کتاب مانگی۔ طوعاً و کرہاً انہیں دینی پڑی۔ اب دیکھتا ہوں تو یہ فقرہ ہی کتاب میں ندارد ہے۔ میں نے حاضرین سے کہا کہ آپ نے اگر پہلے اپنی آنکھوں سے رسول کریم کی پیشگوئی کو پورا ہوتا نہ دیکھا ہو۔ اور آج کل کے پیروں اور مولویوں کے حالات سے آپ بے خبر ہوں۔ (اگرچہ یہ ناممکن ہے) تو اس وقت آپ نقد نمونہ دیکھ سکتے ہیں۔ یہ پیر صاحب آپ لوگوں کے پیر ہیں۔ اور مولویت کا دم بھرتے ہیں میں نے ان سے کہا تھا کہ حضرت مرزا صاحب نے خواب اور کشف کا ذکر کیا ہے۔ جس کے جواب میں پیر صاحب نے بار بار یہ پڑھ کر سنایا کہ "میں نے عین بیداری میں یہ دیکھا" اب پیر صاحب مجھے بتلائیں کہ یہ فقرہ کہاں لکھا ہے۔ سب لوگ اپنے پیر کا منہ تکنے لگے۔ اور پیر صاحب کو مارے ندامت کے منہ چھپانے کو جگہ نہ ملتی۔ آخر اپنی ندامت پر اس طرح پردہ ڈالنا چاہا کہ مرزا صاحب نے کشف کے معنے عین بیداری کے کئے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ کہاں تب انہوں نے معراج نبوی کا ذکر نکالا۔ اور پڑھا کہ دیکھو مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ نبی کریم کا معراج ایک لطیف کشف تھا۔ جس کو عین بیداری کہتے ہیں۔ جب میں نے کتاب مانگی۔ تو پھر اصل فقرہ "عین بیداری کہنا چاہیئے" تھا۔ میں نے کہا۔ یہاں انہوں نے کشف کے معنے کہاں کئے ہیں۔ بلکہ کشف کی قسموں میں سے ایک قسم بتلائی ہے جس کو بیداری کے نام سے تعبیر کر سکتے ہیں (اور پھر یہ نبی کریم کے کشف کا ذکر فرما رہے ہیں۔ اپنے کشف کا ذکر ہی نہیں کرتے ٭

**پیر صاحب کی چالبازی**

گفتگو یہیں تک پہونچی تھی۔ کہ لوگوں نے کہا شامیانے کے نیچے تنگ جگہ ہے۔ باہر میدان میں میز کرسی لگانی چاہیئے۔ ہماری میز کرسی لوگوں نے باہر لگا دی۔ اور ہم انتظار میں بیٹھے تھے۔ کہ پیر صاحب ابھی مقابلہ پر آتے ہیں۔ کہ اتنے میں دو فرضی احمدیوں کو جنہیں پیر صاحب سکھلا کر اپنے ہمراہ لائے تھے۔ غیر احمدی بنایا اور چھوہارے لٹانے شروع کئے۔ جس سے ناداقوں کو تھوڑی دیر کے لئے دھوکا لگا۔ مگر جلد ہی چند ہندوؤں کی گواہی سے کہ یہ ان کے اپنے آدمی تھے۔ ان کا فریب کھل گیا۔ ہم تو میدان میں ہی بیٹھے رہے۔ اور پیر صاحب نے اپنے مرید کے گھر جا دم لیا۔ رات کو ان کے مکان کے پاس ایک احمدی کے مکان پر میری تقریر ہوئی۔ پہلے تو پیر صاحب نے اپنے ہمراہیوں سے بہت شور ڈلوایا کہ کہیں خدا کا کلام ان کے کان میں نہ پڑ جائے۔ مگر آخر ان کو

تھک کر چپ ہونا پڑا - اور تین گھنٹے خدا کا کلام میں نے ان کے کانوں تک پہنچایا ۔

### پیر صاحب کی مباحثہ سے فراری

صبح ان کے معتقدین کہنے لگے - کہ فیصلہ تو کوئی ہوا نہیں - اور ہمارے پیر صاحب واپس گھر چلے ہیں - میں نے کہا وہ گھر چلے ہیں - ہم تو نہیں چلے - کہنے لگے ہم ان کو بھی نہیں جانے دینگے - جبتک فیصلہ نہ ہولے - میں نے کہا کہ بڑی خوشی کی بات ہے - کہنے لگے - آپ اپنی باتیں ہمیں لکھ دیں - تا پیر صاحب کو ہم بتلائیں - میں نے مندرجہ ذیل رقعہ پیر صاحب کو لکھا - خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے :- من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون - کہ جو لوگ اپنے اختلافات کا فیصلہ خدا کی نازل کردہ کلام سے نہیں کرتے وہ کافر ہیں - چونکہ دوسری جسقدر کتب ہیں - ان کے متعلق اختلاف ہے - کسی کو کوئی مانتا ہے - کسی کو کوئی نہیں مانتا ہے - اور پھر ہر ایک فرقہ اپنی تائید میں حدیثیں ہی پیش کرتا ہے - اس کی یہی وجہ ہے - کہ خود حدیثوں میں بڑا اختلاف ہے - پس ان سے فیصلہ ناممکن ہے ہاں قرآن کریم ایک محفوظ کلام ہے - اور خدا بھی اس کے ساتھ فیصلے کا حکم دیتا ہے - اور اس کو الحمد سے والناس تک ہم بھی مانتے ہیں - اور آپ بھی - اس لئے ہمیں اپنے اختلاف کا فیصلہ قرآن سے ہی کرنا چاہیئے ... ... ... ... ... اگر آپ کو قرآن کریم ہی مہدی کا ثبوت ملے - تو بے شک اس کو بھی آپ پیش کر سکتے ہیں - ہم بڑی خوشی سے مباحثہ کرنے کیلئے تیار ہیں - مگر پیر صاحب رقعہ پڑھکر جیب میں ڈال اپنے ہمراہیوں کے ساتھ اپنے گاؤں کو سدھار گئے - اور آیندہ کا وعدہ دے گئے - میں اسدن یہیں وہیں ٹھہرا - اور رات کو پھر تقریر کی - اب ناظرین سوچ لیں کہ فرار کس نے اختیار کیا ہاں پیر صاحب کی طبیعت میں کسی قدر استہزا اور تمسخر ضرور تھا - جبکو میں نے میراثیوں کو کافی سمجھا مگر انہوں نے اسکی چنداں پرواہ نہیں کی ؎

گر ہمیں مکتب است و ایں ملّا
کارِ طفلاں تمام خواہد شد -

[illegible]

## محمد مسلم اہلحدیث داناپوری
### اور
## مرزا اکبر احمدی کا مکالمہ

مولوی محمد مسلم صاحب داناپوری سفیر اہلحدیث کانفرنس دہلی سے ۱۲ - اپریل ۱۹۱۹ء کو میری جو تحریری گفتگو ہوئی اسے خلاصۃً بطور مکالمہ احباب کی دلچسپی کے لئے لکھتا ہوں - وہو ہذا -

مسلم - مسیح کس کو کہتے ہیں -

کبیر - مبارک - اور زمین پر سفر کرنیوالے کو کہتے ہیں ۔

مسلم - عیسیٰ علیہ السلام کے سوا اور کوئی بھی مسیح ہے تو اس کا ثبوت کیا ہے ۔

کبیر - مسیح دو ہیں - ایک وہ جن کے حق میں فلما توفیتنی آیا ہے - کہ جو مدت ہوئی - وفات پا کر کشمیر میں مدفون ہیں ایک مسیح آخر الزمان یعنے مسیح محمدی - کہ جن کو جناب سرور کائنات محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام فرمایا من ادرک منکم عیسیٰ ابن مریم فلیقرئہ منی السلام (رواہ حاکم عن انس)

مسلم - ع - س - ق - عیسیٰ قادیان میں یہ کس مفسر نے ایسی تفسیر لکھی ہے ۔

کبیر - تفسیر معالمات الاسرار دیکھنا چاہیئے - پھر مجھے لکھنا - ہم سمجھا دینگے ۔

مسلم - لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی - آپ کتب معتبرہ سے ثابت کیجئے ۔

کبیر - یہ حدیث آیت وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل کے خلاف نہیں ہے - اس لئے صحیح ہے - اور معتبر کتب میں لکھی ہے - جیسے ترجمان القرآن نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم رسالہ بشارات احمدیہ مصنفہ مولوی سید علی حائری شیعی - رسالہ براہین محمدیہ بصفحہ ۲۴ - امام حافظ ابو الفدا اسمٰعیل ابن عمر قرشی دمشقی اپنی تفسیر بنام ابن کثیر کی جلد ۲ صفحہ ۲۴۶ میں خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فصل الخطاب کے صفحہ ۴۴۷ میں کتاب الیواقیت والجواہر فی عقاید بیان الاکابر مصنفہ عارف ربانی امام سید عبد الوہاب شعرانی بصفحہ ۲۴ - کتاب مدارج السالکین قلمی مصنفہ فخر المحدثین امام ابن قیم شامی کے صفحہ ۱۳ جلد ۲ پر یہ حدیث لکھی ہے - باقی اور ضرورت ہوگی - تو عرض کروں گا ۔

المشتہر

مرزا اکبر الدین احمد - احمدی - اکبرآبادی - حال وارد لکھنؤ - مہتمم کتب خانہ جماعت احمدیہ لکھنؤ

## بمبئی میں ایک دہلی کے مولوی سے مباحثہ

(الحکم)

سیٹھ حاجی قاسم جو کہ غیر احمدی ہیں انکی دکان پر دہلی کے ایک مولویصاحب ہمارے سلسلہ کے خلاف زہر اگل رہے تھے - مکرمی سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب کے صاحبزادہ وہاں موجود تھے - اسی لڑکے کو دیکھ کر مولویصاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف جھوٹے الزام لگا رہے تھے - اس لڑکے سے ضبط نہ ہوسکا اس نے آکر مجھے کہا - میں اسیوقت اسکے ساتھ ہو کر اس دکان پر پہونچا - نتیجہ یہ ہوا کہ اسجگہ مولویصاحب سے مباحثہ شروع ہو گیا - وفات و حیات مسیح پر گفتگو چلی - چونکہ وہ دکان لب سڑک ہے - اسلئے لوگوں کا ہجوم ہو گیا - یہانتک کہ ٹرام کی آمد و رفت میں وقت واقع ہونے لگی - پولیس آگئی وہ لوگو کو ہٹاتی تھی - لیکن لوگ نہیں ہٹتے تھے وفات و حیات مسیح کے مباحثہ میں مولویوں کی جو حالت ہو جاتی ہے یہ تو ہر احمدی کو معلوم ہے - اس لئے اسکے بیان کرنیکی ضرورت نہیں - لیکن مجھے زیادہ خوشی اسبات کی ہوئی کہ بہت بڑے ہجوم اور مجمع نے ہماری باتوں کو سنا - اور دہلی کے مولویصاحب کی اضطرابی حالت کو ملاحظہ کیا - جب راستہ بالکل رک گیا تو آس پاس کے چند سیٹھوں نے آکر کہا کہ اسوقت مباحثہ موقوف کردیں - ہم لوگ ایک وسیع جگہ میں مباحثہ کرائینگے - اور آپ دونوں کی بحث سنینگے - چنانچہ مباحثہ موقوف ہوا - دوسرے روز سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب کے صاحبزادہ نے حاجی قاسم صاحب سے جاکر پوچھا کہ مباحثہ کا آپ لوگوں نے کوئی بندوبست کیا ہے یا نہیں تو انہوں نے کہا کہ مولویصاحب حج کو جاتے ہیں اس لڑکے نے کہا کہ رات کے وقت تو مولویصاحب نے کہا تھا کہ ایک ماہ تک یہاں ٹھہرینگے اور مباحثہ کرکے جائینگے پھر کیوں

# فہرست نومبائعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۹ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان میں آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اسوقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں ہوئی۔ پھر بعض دفعہ بیعت کرنیوالوں کے نام مہتمم ڈاک کی فہرست سے بھی کسی نہ کسی باعث سے رہجاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جسقدر نام مہیا ہو سکتے ہیں۔ انکو شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور انہی کا یہ نمبر شمار ہے۔ (ایڈیٹر)

(بقیہ ماہ جولائی ۱۹۱۹ء)

| نمبر | نام | مقام |
|---|---|---|
| ۱۰۷۴ | نجم خان صاحب | ضلع کامل پور |
| ۱۰۷۵ | فضل محمد شاہ صاحب | " گوجرانوالہ |
| ۱۰۷۶ | عبدالرشید صاحب | " شاہ پور |
| ۱۰۷۷ | عائشہ خاتون صاحبہ | مالابار |
| ۱۰۷۸ | فاطمہ " " | " |
| ۱۰۷۹ | کنجیمہ کٹی صاحبہ | " |
| ۱۰۸۰ | فرزند علی شاہ صاحب | ریاست پٹیالہ |
| ۱۰۸۱ | غلام قادر صاحب | ضلع گورداسپور |
| ۱۰۸۲ | چودہری قادر بخش صاحب | " سیالکوٹ |
| ۱۰۸۳ | حکیم محمد عبداللہ صاحب | " لاہور |
| ۱۰۸۴ | آمنہ بی بی | " گوجرانوالہ |
| ۱۰۸۵ | مساۃ فضیلت | پٹیالہ |
| ۱۰۸۶ | نور بھری | " جالندہر |
| ۱۰۸۷ | خوشی محمد صاحب | " " |
| ۱۰۸۸ | اہلیہ خدا بخش صاحب | نوشہرہ |
| ۱۰۸۹ | غلام حیدر صاحب | " لائلپور |
| ۱۰۹۰ | آمنہ خاتون صاحبہ | " بھاگلپور |
| ۱۰۹۱ | چودہری مہر خان صاحب | " ہوشیارپور |
| ۱۰۹۲ | چودہری جوہر خان صاحب | " " |
| ۱۰۹۳ | علی بخش صاحب | " " |
| ۱۰۹۴ | عبدالعزیز صاحب | " " |
| ۱۰۹۵ | پہلوان خان صاحب | ضلع شاہ پور |
| ۱۰۹۶ | علی محمد صاحب | " " |
| ۱۰۹۷ | فضل احمد صاحب | سرگودہا |
| ۱۰۹۸ | غلام بی بی | " لائلپور |
| ۱۰۹۹ | برکت بی بی | " " |
| ۱۱۰۰ | پدیانڈی عبداللہ صاحب | مالابار |
| ۱۱۰۱ | غلام صاحب | اکال گڑھ |
| ۱۱۰۲ | عبدالرحمان صاحب | کپورتھلہ |
| ۱۱۰۳ | کہوندکار محمد اسحق صاحب | پبنہا |
| ۱۱۰۴ | چودہری دولت خان صاحب | ضلع شاہ پور |
| ۱۱۰۵ | ریشم بی بی | " " |
| ۱۱۰۶ | میر خان صاحب | " سیالکوٹ |
| ۱۱۰۷ | اہلیہ " " | " " |
| ۱۱۰۸ | منڈ خان صاحب | " " |
| ۱۱۰۹ | حیدراں | " " |
| ۱۱۱۰ | ولی داد خان صاحب | " " |
| ۱۱۱۱ | عبدالغنی صاحب | " " |
| ۱۱۱۲ | عبدالواحد خان صاحب | " " |
| ۱۱۱۳ | اسمٰعیل خان صاحب | " " |
| ۱۱۱۴ | ابراہیم صاحب | " " |
| ۱۱۱۵ | محمد علی خان صاحب | " " |
| ۱۱۱۶ | مولاداد خان صاحب | " " |
| ۱۱۱۷ | اہلیہ " " | " " |
| ۱۱۱۸ | فضل داد صاحب | " " |
| ۱۱۱۹ | ابراہیم صاحب | " " |
| ۱۱۲۰ | قطب الدین صاحب | " منٹگمری |
| ۱۱۲۱ | منشی محمد یعقوب صاحب | " سیالکوٹ |
| ۱۱۲۲ | بھتے خان صاحب | " " |
| ۱۱۲۳ | حسن محمد صاحب | " " |
| ۱۱۲۴ | چراغ دین صاحب | " " |
| ۱۱۲۵ | جمعہ خان صاحب | " " |
| ۱۱۲۶ | محمد الدین صاحب | " " |
| ۱۱۲۷ | مرزا محمد حسین صاحب | " گوجرات |
| ۱۱۲۸ | اخوندکار محمد یوسف صاحب | بنگال |
| ۱۱۲۹ | تجمل حق فرزند اخوندکار محمد یوسف صاحب | بنگال |
| ۱۱۳۰ | کنجمی آمنہ | مالابار |
| ۱۱۳۱ | فرزند " | " |
| ۱۱۳۲ | فرزند " | " |
| ۱۱۳۳ | فرزند " | " |
| ۱۱۳۴ | محمد رمضان بھگت صاحب | پٹیالہ |
| ۱۱۳۵ | امانت خان صاحب | ضلع ہوشیارپور |
| ۱۱۳۶ | نور صاحب | کشمیر |
| ۱۱۳۷ | میاں قلندر صاحب | " پشاور |
| ۱۱۳۸ | مساۃ مہر بی بی | " منٹگمری |
| ۱۱۳۹ | اہلیہ محمد بخش صاحب | " ملتان |
| ۱۱۴۰ | منشی محمد اسمٰعیل صاحب | " منٹگمری |
| ۱۱۴۱ | عبدالعزیز صاحب | " لائلپور |
| ۱۱۴۲ | لالہ صاحب | " شاہ پور |
| ۱۱۴۳ | پھول بخش صاحب | " " |
| ۱۱۴۴ | عمر بی بی | " سیالکوٹ |
| ۱۱۴۵ | غلام حسن صاحب | " " |
| ۱۱۴۶ | الہدین صاحب | " " |
| ۱۱۴۷ | سردار خان صاحب | " " |
| ۱۱۴۸ | اشفاق رضا خان صاحب | کراچی |
| ۱۱۴۹ | محمد الدین صاحب | " گوجرانوالہ |
| ۱۱۵۰ | غلام حسین صاحب پٹواری | " سیالکوٹ |
| ۱۱۵۱ | عزیز بیگم | " " |
| ۱۱۵۲ | جنت خاتون | " " |
| ۱۱۵۳ | محمد سرفراز خان صاحب | " لاہور |
| ۱۱۵۴ | جارن محی الدین کٹی صاحب | مالابار |
| ۱۱۵۵ | حلیمہ | " |
| ۱۱۵۶ | زہرہ بی بی | " |
| ۱۱۵۷ | محمود صاحب | " |
| ۱۱۵۸ | پی محی الدین صاحب | " |
| ۱۱۵۹ | کریم بخش صاحب | " لاہور |
| ۱۱۶۰ | محمد حسین صاحب | " لائلپور |
| ۱۱۶۱ | خدا بخش صاحب | " ہوشیارپور |

(باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز)

اشتہار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا مصدقہ ممیرا۔ اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا

## سُرمہ ممیرا اَور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ بہت لوگوں نے اس سے فائدہ اُٹھایا۔ اور میں نے بھی نفع اُٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرے کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفہ اول رضہ کا تجویز کردہ ہے۔

جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں۔ یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامۃ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اول عہ فی تولہ۔ اصلی ممیرا کی قیمت للعہ فی تولہ یہ سرمہ جنکی آنکھیں دکھتی ہوں۔ ان کے لئے بہت مفید اور مجرب اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کے لئے

### ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم ورياح دافع بواسیر وجذام واستسقاء وزردی رنگ و تنگی نفس ودق و شیخوخیت۔ خشاد بلغم وقاتل کرم شکم منفتت سنگ گردہ۔ مثانہ وسلس البول وسیلان منی و یبوست اور درد مفاصل کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں قسم اول عہ

ملنے کا پتہ۔ احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان (گنج سعید)

## قادیان میں مکان بنانیوالوں کو خوشخبری

میرے پاس قریباً اٹھارہ مرلے زمین مکان بنانے کے لئے نہایت موزون موقع پر ہے۔ جسمیں سے ۱۲ مرلہ کا ایک ٹکڑا ہے اور قریباً ۶ مرلے کا دوسرا۔ جو بھائی خریدنا چاہیں۔ مفصل حالات کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں۔

احمد الدین احمدی زرگر۔ انصاراللہ۔ قادیان

## دارالامان میں مکان بنانیوالوں کے لئے خاص رعایت

میں دارالامان قادیان میں بھٹہ کا کام کراتا ہوں۔ جو احمدی بھائی مکان بنانا چاہیں وہ مجھ سے بطور بیع السلم اینٹیں خریدیں۔ ۲۵ ستمبر تک پیشگی قیمت جمع کرنیوالوں کو اخیرہ نومبر کو بھٹہ پر للعہ ہزار کے نرخ سے اینٹ درجہ اول دونگا دس فیصدی روڑہ ہوگا۔ آجکل نرخ قادیان میں للعہ کی ہزار ایسی اینٹ کا ہے۔

مستری عبدالرحمٰن ٹھیکیدار احمدیہ بھٹہ قادیان



# قاعدہ یسّرنا القرآن کی مقبولیت

(۱) جناب فیروزالدین صاحب مراد پروفیسر علی گڑھ کالج تحریر فرماتے ہیں:۔ "آپ کا یہ عربی قاعدہ واقعی طور پر لاثانی ہے اور قرآن کو واقعی آسان کر دیتا ہے۔ جزاک اللہ"۔ ایضاً۔ "درحقیقت آپ کا قاعدہ یسّرنا القرآن اسم بامسمّٰی ہے۔ باوجود اپنی گوناگون ظاہری اور معنوی خوبیوں کے اسکی قلیل قیمت عام گرانی کے لحاظ سے حیرت انگیز ہے"۔

(۲) جناب نتھو لال صاحب سیکنڈ ماسٹر اے وی سکول بھدوڑ ریاست پٹیالہ تحریر فرماتے ہیں۔ "آپ کے قاعدے بغدادی قاعدوں سے بہت عمدہ ہیں اور مبتدی کے لئے بہت ہی سلسلہ وار ہیں"۔

(۳) جناب مولوی غلام رسول صاحب مدرس مدرسۃ القرآن بھریان ضلع نواب شاہ ملک سندھ تحریر فرماتے ہیں:۔ "حضور کے فیض عمیم سے بذریعہ قاعدہ یسّرنا القرآن طلباء کو بہت مدد پہنچی ہے اور نہایت آسانی سے قرآن شریف پڑھتے ہیں اور چھ مہینے کے اندر اندر مع خوبی قراءۃ قرآن شریف ختم کرتے ہیں"۔ (۴) جناب عمر دراز علی صاحب پنشنر قصبہ پلول ضلع گوڑگانوہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔ "جناب کا قاعدہ یسّرنا القرآن جو آپ نے لکھا ہے وہ عجیب کارآمد ثابت ہوا اور مقبولیت اُس کی عام مانی گئی ہے واقعی بچہ کو قرآن پڑھنا بہت آسان ہے۔ عمدہ کار خیر آپ کی ذات سے ظہور میں آیا۔ اللہ تعالےٰ جزاء خیر دے"۔ (۵) جناب محمد فاضل صاحب مدرس اسلامیہ ہائی سکول شاہ پور صدر تحریر فرماتے ہیں:۔ "آپ کا عربی قاعدہ (یسّرنا القران) قرآن شریف کی تعلیم میں بہت مفید معلوم ہوا ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اپنے سکول میں بچوں کی تعلیم کے لئے نصاب دینیات میں داخل کرلیں"۔ (۶) جناب حافظ عبدالوحید صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر نے فرمایا کہ:۔ "آپ کا قاعدہ جادو ہے"۔ (۷) جناب محمد کریم اللہ صاحب احمد منزل مونٹ روڈ مدراس سے تحریر فرماتے ہیں:۔ "میں نے آپ کے رسالہ یسّرنا القرآن کی بدولت سات ماہ میں ایک لڑکے کا قرآن شریف ختم کروا دیا"۔ (۸) جناب قاضی محمد یعقوب صاحب پلول ضلع گوڑگانوہ سے:۔ "یہ قاعدہ واقعی بچوں اور بڑوں کیواسطے نہایت عمدہ ہے اور عام فہم ہے"۔

**قیمت** فی قاعدہ ۴ر۔ قادیاں سے باہر کے تاجر صاحبان کے لئے فی روپیہ ۳ر کمیشن۔ **ملنے کا پتہ**۔ دفتر قاعدہ یسّرنا القرآن۔ قادیان۔ پنجاب

## ممالک غیر کی خبریں

**بولشویکوں کے مقابلہ میں کامیابی** لنڈن ۱۷ ستمبر - پیکنگ ۱۶ ستمبر نئی پیشقدمی جس کا امیر البحر کولچک نے تمام محاذ پر حکم دیا ہے - بولشویک افواج کی تبدیلی جنرل ڈینکن کے محاذ پر بہت کامیابی حاصل کر رہی ہے - بولشیوکوں کی آٹھ رجمنٹیں تباہ و برباد ہو چکی ہیں - بہت سے قیدی گرفتار ہوئے - اور بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا ہے ؛

**بلگیریا کا عہدنامہ تیار ہو گیا ہے** پیرس ۱۷ ستمبر - اعلیٰ کونسل - بلگیریا نے عہدنامہ قبول کر لیا ہی ۱۹ ستمبر کی صبح کو بلگیریا کے نمائندوں کے حوالہ کر دیا جائے گا ؛

**اعلیٰ کونسل اور رُوس کا تخلیہ** پیرس ۱۷ اگست - اعلیٰ کونسل کے اجلاس رُوس کے متعلق ظاہر ہوا ہے پر کچھ غلط فہمی واقع ہوئی معلوم ہوتی ہے - امریکہ اور فرانس کے نمائندے رُوس کو خالی کرنے کے معاملہ کے متعلق اپنی بالکل لاعلمی ظاہر کرتے ہیں - لنڈن کے اخبارات اسپر حیران ہو رہے ہیں اور مزید بیانات کا انتظار کر رہے ہیں ؛

**رُوس کو خالی کرنا** لنڈن ۱۷ ستمبر - اتحادیوں کی یہ اطلاع کہ انہوں نے اپنے بچاؤ کی خاطر رُوس کو چھوڑ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے - اصلاح کرنیوالے فرقہ میں تسلی بخش نہ ہوگی - جب تک بولشیوکوں کے امیر البحر کولچک کے خلاف اسلحہ اور سامان جنگ فروخت کرنے کی اجازت بند نہ ہوگی - اس فیصلہ کے خلاف اخبار ٹائمز سخت مخالفت کرتا ہوا وزیر اعظم کے اشارے یاد دلاتے ہوئے لکھتا ہے - کہ ہمارے دوستوں کا بولشیوکوں کے بدلہ کا چھوڑنا کمینگی ہوگی - اور معلوم کرنا چاہتا ہے - کہ اس کے بچاؤ کے لئے کیا شرائط مرتب کی گئی ہیں - اخبار مارننگ پوسٹ خیال کرتا ہے - کہ واپس آ جانا ہی درست پالیسی ہوگی - ہم اپنے دوستوں کی اس رہبانہ واپسی پر اپنے مادی نقصانات کو قطع کر سکتے ہیں - مگر اپنی عزت اور شہرت کے نقصان کو برداشت نہیں کر سکتے - روس کو اس حالت میں اپنی سلامتی حاصل کرنے کو چھوڑنے کے یہ معنے ہیں کہ ہم جرمنی کو چھوڑ رہے ہیں - کہ وہ روس کی پولٹیکل اور اقتصادی فلاح کو مرتب کرے ؛

**روز روشن میں بڑی بھاری چوری** ایک برقعہ پوش مسلح بائیسکل چلانیوالے نے کورک لیوشاس کے ایک سرکاری ملازم کو پکڑ لیا - جو بنک سے اپنے عملے کی تنخواہ مبلغ ۱۲ ہزار پونڈ روز روشن میں لا رہا تھا کئی لوگوں نے اس ڈاکو کو دیکھا - مگر کسی نے دست اندازی نہیں کی ؛

**جرمن آسٹریا** وائینا ۱۷ ستمبر - ہر رینر نے ایک کانفرنس کے صدر نشین ہوتے ہوئے بیان کیا - کہ غالباً آئندہ اس سرزمین کو جرمن الپائن کا نام دیا جائیگا - جو خود مختار علاقوں اور شہروں سے ملکر سوئٹزرلینڈ کی طرح ایک ملک بن جائیگا ؛

**مسٹر بالفور بطور چانسلر** لنڈن ۱۷ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ متوفی لارڈ ریلیہ کے بجائے مسٹر بالفور کیمبرج یونیورسٹی کے چانسلر نامزد کئے جائینگے

**ناکہ بندی کا امکان** لنڈن سرکاری حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے - کہ سرکاری حکام کا ارادہ فیوم کی ناکہ بندی کر کے باغیوں کو بھوک سے تنگ کرنے کا ہے - اسیوجہ سے انگلستان و فرانس کے فوجی دستے سے نکل گئے ہیں ؛

**ٹگزاس میں سیلاب سے نقصان جان** (نیویارک ۱۷ ستمبر) کارپس کوسٹی ٹگزاس کا تار مظہر ہے کہ ہولناک طوفان و سیلاب سے ۱۴۰ جانوں اور ۲۰ لاکھ پونڈ کے مال و اسباب کا نقصان ہوا

**فیلڈ مارشل فوچ کو ہدایات** پیرس ۱۶ ستمبر - اعلیٰ کونسل نے مارشل فوچ کو ہدایات کی ہیں - کہ وہ جرمنی کے ساتھ بحیرہ بالٹک کے متعلق بڑی سختی سے پیش آوے ؛

## ہندوستان کی خبریں

**فتح کی خوشی میں جشن** گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے کہ فتح کی خوشی کا جشن ہندوستان میں ۱۳ تا ۱۶ دسمبر کو منایا جائے ؛

**جنگ افغانستان کا خاتمہ** کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ جو خط سرحد افغانستان کو ہندوستان سے جدا کرتا ہے - اس کی تصدیق ہو جانے پر ۱۹۱۹ء کی سرحدی جنگ اختتام کو پہونچ گئی ہے -

**افغانستان کی حدبندی کا خاتمہ** مسٹر جے آر میفی افغانستان کی حدبندی کمیشن میں اپنا کام ختم کرنے کے بعد سرحد سے واپس آ گئے ہیں ؛

**حیدرآباد دکن کا چیف سکرٹری** خیال کیا جاتا ہے - کہ کلکتہ کے نواب سید نصیر حسین صاحب خیال کو گورنمنٹ نظام کا عہدہ چیف سکرٹری پیش کیا گیا تھا - جسے انہوں نے منظور کر لیا ہے -

**ڈاکٹر نیوٹن کا انتقال** جلال پور جٹاں ضلع گوجرات کے ڈاکٹر نیوٹن کا جو کہ آنکھوں کے علاج میں بہت مشہور تھے سری نگر میں انتقال ہو گیا ؛

**قیمتی ہیرا گم ہو گیا** ایک قیمتی ہیرا جو ۶۵ ہزار پونڈ کی قیمت کا تھا - لنڈن اور لنکا کے درمیان کہیں گم ہو گیا - یہ ہیرا انگلستان کے ایک مشہور کارخانہ سے رجسٹرڈ پیکٹ میں روانہ کیا گیا تھا ؛

**ایک یورپین لیڈی قید کیگئی** ایک یورپین لیڈی جس نے پوسٹماسٹر پر حملہ کیا تھا - اس کے خلاف مقدمہ دائر کیا گیا - آنریری مجسٹریٹ کلکتہ نے ملزمہ کو مجرم قرار دیکر ایک ماہ قید بامشقت کی سزا دی ؛

**مارشل لا کے فیصلوں کی نظرثانی** وائسرائگل کونسل میں سر ولیم ونسنٹ ہوم ممبر نے اعلان کیا کہ گورنمنٹ نے دو ججوں کی تقرری کا جنمیں ایک ہندوستانی اور ایک یورپین ہوگا - فیصلہ کیا ہے کہ وہ

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شایع ہوا)